چرچ معاشرے میں زیادہ سرگرم ہے۔ ان کے الفاظ میں چرچ کا سماجی کام جوبلی سال کے لیے اہم گواہی کی حیثیت رکھتا ہے۔

اس موقع پر پوپ نے بین الاقوامی قرضوں کے کم کرنے پر زور دیا اور کہا کہ جوبلی سال میں متعدد ملک قرضوں میں جکڑے ہوئے زندگی گزار رہے ہوں گے۔ بشپوں نے پوپ کو بتایا تھا کہ چاڈ بری طرح قرض میں جکڑا ہوا ملک ہے، غریب اور امیر کے درمیان بہت زیادہ فرق ہے، اور اس کے ساتھ بہت زیادہ بے روزگاری اور کرپشن ہے۔

ایشیا

''---مکالمے اور انثقاف* کی ضرورت ہے۔'' ـــ پوپ جان پال دوم

پوپ جان پال دوم کی رائے میں ایشیائی قوموں کے لیے چرچ کا بے مثال کارنامہ، ان کے سامنے یسوع مسیح کو بطور واحد نجات دہندہ پیش کرنا ہے، مگر اس کے لیے مکالمے اور انثقاف کی ضرورت ہے۔ پوپ اپنے خط ''ایشیا میں کلیسیا'' میں، جو ایشیائی سنڈ (synod) کی حتمی دستاویز ہے، کہتے ہیں: ''ایشیائی قوموں کو یسوع مسیح اور بائبل کی ضرورت ہے۔ ایشیا آب حیات کے لیے ترس رہا ہے جو صرف یسوع مسیح دے سکتا ہے۔'' اس خط میں پوپ اپنے ایشیائی پیروکاروں کو تلقین کرتے ہیں کہ ''عظیم ترین تحفے'' کے طور پر یسوع پر اپنے ایمان میں دوسروں کو فراخ دلی سے

---

*inculturation - کیتھولک چرچ تبشیری اور خوشگوار معاشرتی زندگی کے لیے غیر مسیحی معاشروں میں آباد اپنے پیروکاروں کو اس امر کی تلقین کرتا ہے کہ وہ اپنے معاشروں کی ثقافت سے مطابقت پیدا کریں۔ اس مطابقت کی حدود کیا ہیں؟ مختلف اہل قلم نے انہیں اپنے اپنے فکر کے مطابق بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ روزمرہ زندگی میں لباس، بول چال، علیک سلیک، خورونوش سے لے کر چرچ کا عبادتی انداز تک اس میں شامل ہے۔

شریک کریں، کیونکہ ''چرچ کا یسوع پر ایمان حاصل شدہ تحفہ ہے جس میں دوسروں کو شریک کرنا ہے۔''

۱۴۰ صفحات پر مشتمل دستاویز ''ایشیا میں کلیسیا'' ۸ حصوں میں منقسم ہے اور اس میں ایشیائی تناظر میں ایشیا کے لیے یسوع بطور تحفہ، یسوع کی گواہی، روح القدس بحیثیت زندگی بخش، مشن میں مکالمے کی حیثیت اور انسانی احترام کے فروغ میں چرچ کا کردار وغیرہ موضوعات پر گفتگو کی گئی ہے۔ اس دستاویز میں ایشیائی سنڈ میں شامل بشپوں کی تجاویز کے بار بار حوالے دیے گئے، اور حاشیے میں ان کی وضاحت کی گئی ہے۔ جناب پوپ نے ایشیائی بشپوں کی سنڈ کے اجلاس (اپریل-مئی ۱۹۹۸ء) کے نتائج غور وفکر سے اتفاق کیا ہے۔ جناب پوپ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ خدا اور بندے کے درمیان رابطے کے طور پر یسوع واحد نجات دہندہ ہے۔ انہوں نے ایشیا کے مذاہب کے ساتھ مکالمے کی حوصلہ افزائی کی ہے۔

کیتھولک چرچ کے سربراہ نے کہا ہے کہ ایشیا دنیا کے بڑے مذاہب کا گہوارہ اور روحانی روایتوں کی جنم بھومی ہے، اور چرچ ان کے ساتھ سنجیدگی سے مکالمے کے لیے کوشاں ہے، تاہم مسیحیوں کو بین المذاہب مکالمے میں یہ پختہ یقین رکھنا ہے کہ ''نجات کی تکمیل صرف مسیح کے ذریعے ہے'' اور چرچ کی برادری ''نجات کا عمومی ذریعہ'' ہے۔

انثقاف کے موضوع پر جناب پوپ مقامی ثقافت پر مبنی دینیات کی تشکیل کے لیے ماہرین الہیات کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں، بالخصوص مسیحیات (Christology) اور آداب عبادت (litergy) کے شعبوں میں، تاہم مسیحیوں کے احساسات کا خیال رکھنا ضروری ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ پریشان ہوں اور غلط فہمیوں کا شکار ہو جائیں۔ اس مقصد کے لیے انہوں نے بشپوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اس جماعت کے ساتھ مل کر آداب عبادت طے کریں جو اس مقصد کے لیے پہلے سے (Congregation for Divine Worship and the Discipline of the

(Sacraments کے نام سے کر رہی ہے، کیوں کہ مقامی چرچ، عالمی چرچ سے الگ تھلگ ہو کر آداب عبادت طے نہیں کر سکتے۔"

"ایشیا میں کلیسیا" میں مزید کہا گیا ہے:

- یہ امر موجب طمانیت ہے کہ ایشیائی چرچ سرگرمی سے غربت، انفرادیت پسندی، مادہ پرستی، ذرائع ابلاغ کے منفی پہلوؤں اور گلوبلائزیشن (globalization) کے مسائل پر توجہ دے رہا ہے جو روایتی اقدار، شادی اور خاندان کے ادارے کے لیے خطرہ ہیں۔
- چرچ تارکین وطن، مختلف ممالک کے اصل باشندوں، خواتین، بچوں اور ان لوگوں کے لیے فکر مند ہے جو رنگ و نسل، ثقافت، ذات پات، معاشی پس منظر یا ذاتی خیالات کی وجہ سے امتیازی سلوک کا نشانہ ہیں۔ ایشیائی بشپوں کی سنڈ (synod) کی تجویز کے مطابق ایشیا کی تمام قوموں کو انسانی حقوق کے تحفظ اور امن و انصاف کے فروغ کے کام میں شریک کیا جانا چاہیے۔
- امیر ملکوں کے بشپوں کو بین الاقوامی قرضے معاف کرانے کی مہم میں آگے آنا چاہیے۔ قرض خواہ ملکوں کو اپنی ذمہ داری ادا کرنا چاہیے۔ اسی طرح ایشیائی مسیحیوں کو اپنے ہاں کی کرپشن اور قومی خزانے کے غلط استعمال کی مذمت کرنا چاہیے۔
- انصاف اور انسانی عظمت و احترام کلیسیائی شراکت سے وابستہ ہے، اور یہ چرچ کی اصل فطرت ہے۔ کسی شخص کو سماجی، اقتصادی، سیاسی، ثقافتی یا تعلیمی پس منظر کے سبب پیرش کے مشن اور زندگی میں شراکت سے خارج نہ کیا جائے۔
- ایشیا کے بعض حصوں میں مذہبی آزادی نہیں۔ اس تکلیف سے گزرنے والے مقامی چرچ کی مدد کے لیے ایک دفتر قائم کرنا ضروری ہے۔
- کلیسیا کا مستقبل دعا اور عبادات، بالخصوص عشائے ربانی سے وابستہ ہے۔
- پادریوں، مبشروں اور دوسرے مذہبی لوگوں کی خدمات اپنی جگہ، مگر چرچ کے مشن کے لیے عام

۔ —— عالم اسلام اور عیسائیت، جنوری - مارچ ۲۰۰۰ء

مسیحیوں، بالخصوص خواتین، خاندانوں، نوجوانوں اور کیتھولک ذرائع ابلاغ کا کردار اہم ہے۔

پاکستان: ''جداگانہ طریقہ انتخاب کا مسئلہ اقلیتوں کے شور کے بغیر حل نہیں ہوگا۔'' ــــ خالد رانجھا

''صوبائی وزیر قانون واقلیتی امور ڈاکٹر خالد رانجھا نے کہا ہے کہ آئین میں تمام شہری برابر کے شریک ہیں۔ کسی کو رنگ و نسل کی بنیاد پر امتیازی حقوق حاصل نہیں۔ جب تک اقلیتیں جداگانہ طریقہ انتخابات پر شور نہیں مچائیں گی، یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ صرف ضیاء الحق مرحوم کو جداگانہ انتخابات کا ذمہ دار قرار نہیں دیا جا سکتا۔--- وہ کتھیڈرل ہائی سکول ہال روڈ [لاہور] میں ایک تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ وزیر قانون خالد رانجھا نے کہا کہ اس ملک میں اس وقت تک تبدیلی نہیں آسکتی جب تک تعلیم عام نہیں ہوگی، لیکن بدقسمتی سے عوام نے اس طرف سے منہ موڑ لیے ہیں۔ جداگانہ نمائندگی کے بارے میں انہوں نے کہا کہ ہم نے الگ دیوار خود بنائی ہے اور مفاد پرست کسی طرح بھی اس کے حق میں نہیں کہ مشترکہ الیکشن ہوں۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت اقلیتوں سمیت تمام شہریوں کے مسائل حل کرنے میں انتہائی سنجیدہ ہے اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ مسیحیوں کے مسائل حل کراؤں گا۔

[اس موقع پر] بشپ آف لاہور الیگزینڈر جان ملک نے ایک قرارداد پیش کرتے ہوئے چیچنیا سمیت دُنیا بھر میں جارحیت کے خلاف آواز بلند کرنے، مسئلہ کشمیر کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کی روشنی میں حل کرنے اور اس صدی کے اختتام پر حضرت عیسیٰ کی پیدائش کی دو ہزار سالہ تقریبات منانے اور حکومت سے ہولی لینڈ کی زیارت کا مطالبہ کیا۔'' (ماہنامہ ''شاداب'' لاہور - دسمبر ۱۹۹۹ء)